سوال

(664)مسافر جب کسی شہر میں پہنچ جائے تو کیا پھر بھی جمع اور قصر کرے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مسافر جب کسی شہر پہنچ جائے اور وہاں کے مستقل باشندوں میں سے تو نہ ہو لیکن وہ علاج وغیرہ کی غرض سے وہاں دو یا تین دن کے لئے مقیم ہو تو اس کے لئے یہ جائز ہے یا نہیں کہ نماز کو جمع اور قصر کے ساتھ ادا کرے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب مسافر کسی شہر میں پہنچ جائے وہاں کسی مقصد کی خاطر اس کا قیام ہو کہ مقصد پورا ہونے کے بعد اس نے واپس لوٹنا ہو تو وہ مسافر ہی ہے عورت نماز کو قصر تو کرے گی لیکن جمع نہیں کرے گی جمع کر بھی لے تو کوئی حرج نہیں مرد کو جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا اور پوری نماز پڑھنا لازم ہو گا ہاں البتہ اگر جماعت فوت ہو جائے تو پھر وہ دو رکعات پڑھ سکتا ہے خواہ اس کی مدت قیام طویل ہو یا قصیر خواہ وہ ایک ماہ یا دو ماہ یا پانچ ماہ یا اس سے بھی زیادہ مدت کے لئے قیام کرے بشرطیکہ اس کی اقامت اس طرح کی شرط کے ساتھ مشروط ہو کہ جو نہی اس کی غرض پوری ہو گئی وہ اپنے وطن واپس لوٹ جائے گا۔ (شیخ ابن عثیمین رحمة اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ : جلد1]

صفحہ نمبر 525

محدث فتویٰ